

## غلطی کا احساس

" امی میری نی گیند کہاں گی میں نے پرسوں ہی لی تھی اور آج مجھے نہیں مل رہی۔" علی نے پریشانی میں اپنی امی سے پوچھا: "بیٹا دیکھو یہیں پڑی ہوگی" امی نے کہا۔ "میں آپ سے کہتا بھی ہوں کہ میری چیزوں کو نہ چھیڑا کریں۔" ادھر سے آپ نے آواز لگائی کہ "میں نے تمہاری کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔" آپ نے ہی کل میرے کمرے کی صفائی کی تھی۔"

" ہاں میں نے کل تمہارے کمرے کی صفائی کی تھی لیکن مجھے تمہاری گیند نہیں نظر آئی۔" آپ نے جواب میں کہا۔ علی اور آپ کی لڑائی میں امی نے کہا: "بیٹا علی! میں تمہیں دوسری گیند لا دوں گی تم لڑو مت۔" آپ نے کہا: "امی آپ اس کی ضدیں پوری کرتی ہیں اور یہ بگڑتا جا رہا ہے۔" آپ کی بات سن کر علی غصے میں گھر سے باہر چلا گیا۔ وہ اتنا غصے میں تھا کہ اسے یہ پتا ہی نہیں چلا کہ چلتے چلتے وہ کہاں نکل آیا تھا۔ یہ ایک بہت گھنا جنگل تھا۔ جہاں اونچے اونچے درخت اور بہت ہریالی تھی۔ علی سوچ میں پڑ گیا کہ یہ میں کہا آگیا ہوں۔ لگتا ہے کہ میں کھو گیا ہوں۔ علی اپنے گھر کا راستہ تلاش کرتا رہا مگر اسے راستہ نہ ملا۔ شام ہو گئی تھی اور وہ مایوسی کے ساتھ ایک درخت کے تنے سے لگ کر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ "کاش اگر میں اس طرح غصہ کر کے گھر سے نہ نکل آتا تو میں اس وقت اپنے گھر میں ہوتا اور مزے سے کھانا کھا رہا ہوتا۔"

زیادہ وقت گزر جانے کی وجہ سے علی کو بہت زور کی بھوک لگی تھی اور وہ اپنا پیٹ پکڑے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک چڑیا علی کے پاس آکر بیٹھ گئی اور چوں چوں کرنے لگی۔ پہلے وہ چڑیا علی کو اچھی لگی۔ لیکن پھر اس کی چوں چوں سے علی پریشان ہونے لگا اور چڑیا کو وہاں سے جانے کے لیے کہ دیا۔ یہ بات سن کر چڑیا کہنے لگی، "علی تم کیوں اداس بیٹھے ہو؟" علی چونک کر اٹھ گیا اور کہنے لگا کہ "تمہیں میرا نام کیسے پتا اور تم بول کیسے رہی ہو؟" "تم جس درخت کے تنے سے لگ کر بیٹھے ہو میں اسی درخت کی شاخ پر اپنے دو بچوں کے ساتھ رہتی ہوں اور تمہیں ایسا روتا دیکھ کر میں تڑپ گئی اور تم سے ملنے نیچے آگئی۔ کہو کیا پریشانی ہے؟" "پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم بول کیسے رہی ہو؟" علی نے حیرانی سے پوچھا۔ "تم یہ سب چھوڑو اور پہلے یہ بتاؤ کہ کیا پریشانی ہے؟"

علی نے اسے بتایا کہ "میری آپ نے میری نی گیند گم کر دی ہے اور وہ گیند مجھے بہت پسند تھی۔" "بس اتنی سی بات۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔" چڑیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "علی تمہیں پتا بھی ہے ہم پرندے روز صبح باجرے کی تلاش میں نکلتے ہیں اور شام کو بھرے ہوئے پیٹ کے ساتھ اپنے گھروں میں لوٹ آتے ہیں کہ ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ اپنے گھروں سے نکلتے ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے بچوں کے لیے رزق دے گا اور تم ایک چھوٹی سی گیند کے لیے اتنا پریشان ہو رہے ہو!" چڑیا کی یہ بات سن کر علی نے شرمندہ ہو کر اداسی سے اپنا سر جھکایا۔

چڑیا نے کہا: "اچھا چلو اب تم اپنے گھر جاؤ۔" علی نے کہا: "میں کیسے اپنے گھر جاؤں میں تو اپنے گھر کا راستہ بھول گیا ہوں۔"

"ارے! اب کیا ہوگا" چڑیا بولی، علی نے جواباً کہا "میں خود اتنا پریشان ہوں کہ اب میں گھر کیسے جاؤں

گا۔"

چڑیا نے علی کو ایک ترکیب بتائی اور کہا "آج رات تم میرے گھر ہی رُک جاؤ پھر صبح کی روشنی میں تمہارے گھر کا راستہ تلاش کریں گے۔ علی کے پاس یہ بات ماننے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔ رات کی تاریکی میں علی کو بہت ڈر لگ

رہا تھا کیونکہ جنگل میں جنگلی جانوروں کی دور دور سے آوازیں آرہی تھیں۔ اللہ اللہ کر کے رات گزر گئی۔ جیسے ہی صبح ہوئی علی کو اپنا گھر بہت شدت سے یاد آنے لگا۔ چڑیا چند چاول کے دانے لے کر علی کے پاس آئی اور کہا: "یہ لو علی کچھ کھا لو مجھے معلوم ہے کہ اس سے تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا لیکن کچھ صبر آجائے گا"۔ یہ کہتے ہوئے چڑیا اپنے گھونسلے کی طرف لوٹی اور اپنے بچوں کو کھانا دینے لگی۔ جیسے ہی چڑیا فارغ ہوئی وہ علی کے ساتھ اس کا گھر تلاش کرنے چلی گئی۔ "علی مجھے لگتا ہے کہ سب سے پہلے ہمیں اس جنگل سے باہر کا راستہ ڈھونڈنا ہوگا۔ جیسے ہی ہمیں سڑک نظر آئے گی ہمارا آدھا کام وہیں ہو جائے گا"۔ علی دل ہی دل میں اللہ سے دعائیں کرنے لگا کہ: "اے اللہ مجھے میرے گھر پہنچا دیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی اس طرح سے گھر چھوڑ کر نہیں نکلوں گا"۔

چڑیا کو پھر سڑک نظر آگئی!

سڑک پر موجود چند آدمیوں سے علی نے اپنے گھر کا پتا پوچھا۔ ان آدمیوں نے جو راستہ علی کو بتایا وہ علی کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ "چلو میں تمہیں لے کر چلتا ہوں"۔ یوں کسی پر بھروسہ کرنا علی کو مناسب نہیں لگ رہا تھا۔ علی نے اس شخص کو منع کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ دوسری طرف اس کی امی اور دوسرے گھر والے بہت پریشان تھے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنے لگے کہ جلد سے جلد علی واپس آجائے۔

اب علی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس دنیا میں چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ دنیا کی اُلفت اور اس میں موجود

چیزوں سے محبت انسان کو مصیبت میں ڈال سکتی ہے۔ اچانک گھر کا راستہ علی کو نظر آگیا۔ علی نے پہلے اللہ کا شکر ادا کیا، او، 97 فوراً چڑیا کے ساتھ ساتھ اس راستے پر چل پڑا۔ جلد ہی وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔ آپ نے جیسے ہی علی کو دیکھا فوراً امی کو آواز لگائی اور علی سے لپٹ گئی۔ دونوں بھائی بہن بہت رُوے۔ علی نے آپ سے اپنے کیے کی معافی مانگی اور آپ نے علی کو معاف کر دیا۔

نام : ماہا محمد علی

عمر : گیارہ

اسکول : البدر گلشن سکینڈری اسکول

جماعت : چھ (6)

شہر : کراچی

ملک : پاکستان